© rasailojaraid.com

تعالیٰ شانہ کی وحدانیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی تھا۔ وہ اپنے سابقہ اعمال صالحہ کے بہت بڑے ذخیرہ کے علاوہ اس بشارتِ نبوی کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے کہ من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کہ جس مسلمان کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت برادرم سید ذوالکفل بخاری کی تمام حسنات کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اعلیٰ علیین میں اپنا قربِ خاص نصیب فرمائیں۔ ان کے والدین، بیوی، بچے، اعزہ اور احباب ورفقاء جوان کی رحلت کے صدمے سے ابھی تک سوگوار واشکبار ہیں، کو صبر جمیل عطا فرمائیں، بالخصوص ان کے والد محترم سید محمد وکیل شاہ بخاری اور والدہ محترمہ اس ضعیف العمری میں صالح وسعادت مند بیٹے کی جدائی پر جس صدمے سے دوچار ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کا اجر جزیل عطا فرمائیں، علاوہ ازیں پیر جی سید حافظ عطاء المہیمن بخاری (ماموں وسسر) برادرِ محترم سید محمد کفیل بخاری (بڑے بھائی)، سید محمد معاویہ بخاری اور دیگر اعزہ ورفقاء بھی تعزیت کے مستحق ہیں، حق تعالیٰ شانہ مرحوم کی اہلیہ اور دو معصوم بیٹوں کی خصوصی کفالت فرمائیں اور دنیا وآخرت میں اس صدمہ کا بدلہ اپنی رضا اور عنایات کی صورت میں نصیب فرمائیں، آمین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خانوادۂ بخاری کا تابندہ گوہر

مولانا حبیب الرحمٰن ہاشمی

لو خانوادۂ بخاریؒ کا چشم و چراغ بلکہ روشن چراغ جس نے مۂ کامل بننا تھا، داغِ مفارقت دے گیا، اِک دِیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی...... خوش درخشید و لے شعلۂ مستعمل بود

الیاس میراں پوری نے کپکپاتی آواز میں سید ذوالکفل بخاری کی مرگِ ناگہانی کی خبر دی۔ دیر تک تأسف وحزن میں دل ڈوبا رہا پھر قدرے اطمینان ہوا کہ سید کو (جو نجیب ولبیب ہی نہیں بلکہ حبیب بھی تھا) خاکِ حرم نے اپنی آغوش میں لے لیا اور وہ نانی اماںؓ کی گود یا قدموں میں جا سویا۔ اب صبحِ قیامت ان صحابہؓ، صلحاؒ وشہداؒ کے جھرمٹ میں اٹھیں گے جو وہاں آسودۂ خاک ہیں۔ یہ نصیب! اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے، اسے کہتے ہیں پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

شب بھر نیند نہیں آئی، ان کی یادوں کی بارات ہجوم کئے رہی، ان حسین اور ذہین چہرہ نگاہوں میں گھومتا رہا میری اشک بار آنکھیں اسے چومتی رہیں۔ گفتگو بڑی شاندار اور جاندار کرتے تھے، گھنٹوں مسلسل کسی بھی موضوع پر بولتے چلے جاتے، فصاحت وبلاغت شیرِ مادر کا اثر تھا۔ زبان کی طلاقت کیساتھ، چشم وابرو، ہاتھوں کی حرکات سے سامعین کو مسحور کر لیتے بلبل کی طرح چہکتے، شاخِ گل کی طرح لچکتے۔

پکے دیو بندی بلکہ ''احراری'' مگر تعصب یا تنگ نظری، عبوست و یبوست علمی پندار، ہمہ دانی کا زعم، خاندانی نخوت وغرور اور صاحبزادگی کے روگ سے کوسوں دور بلکہ نفور تھے۔ شوخی وظرافت علمی تفوق کے باوجود، عجز وانکسار کا پیکرِ جمیل تھے۔

کتاب دوست، علم پرور، دوست نواز بلکہ دشمن نواز تھے۔ ہمدرد غمگسار بلکہ سارے جہاں کا درد اپنے جگر میں رکھتے۔ دوست بنانا دوستی نبھانا اور دوستوں کی دلچسپیوں اور مرغوبات کا لحاظ خیال شاہ جی فرض سمجھتے اور قرض کی طرح اس کو چکاتے۔ شاہ جی کو دل گداز، چشم پاک بین و پاک باز اور عجز ونیاز حضرتِ حق سے عنایت ہوا حلقۂ یاراں میں ابریشم کی طرح نرم تھے۔ کون تھا جوان کی زلف گرہ گیر کا اسیر اور ان کی دل ربا اداؤں پہ فریفتہ نہ تھا۔ اب کہاں سے لاؤں تجھ سا کہیں جسے

مشہور ہے کہ حضرت شاہ جیؒ جب چاہتے اپنے سامعین کو رلا دیتے جب چاہتے ہنسا دیتے مگر ہمارا سید رلاتا نہیں ہنساتا تھا۔ ان کے مخزن میں لطائف وظرائف کا انبار تھا۔ جدت اور تنوع برمحل بھی ہوتے۔ ان کے ترکش میں طنز و

© rasailojaraid.com